ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

مطالعہ مباحثِ فتن کی عصری معنویت: تحقیقی جائزہ

The Contemporary Significance of Studying the Discourses on Fitan (Tribulations): A Research Review

1. ***Sadaf Sufian***

PhD Scholar, Institute of Arabic and Islamic Studies, Government College Women University, Sialkot, Pakistan.

Email: sadaf.sufian21@gmail.com

2. ***Dr. Amir Hayat***

Assistant Professor, Institute of Arabic and Islamic Studies, Government College Women University, Sialkot, Pakistan.
Email: amir.hayat@gcwus.edu.pk

Abstract

In Islam the study of tribulations (Ilm-ul-Fitan) belongs to the end times of the world and in the Holy Quran we find the various verses related to the tribulations that will emerge near the day of judgment, which highlight the need and significance of this knowledge. Similarly, we find numerous narrations of the Holy Prophet Muhammad ﷺ related to Ilm-ul-Fitan in which the Holy Prophet Muhammad ﷺ describes the tumultuous times of the world near the day of judgment. The lengthy sermon delivered by the Holy Prophet Muhammad ﷺ was related to the Ilm-ul-Fitan and the companion of the Holy Prophet Muhammad ﷺ Hazrat Huzaifa bin Al-Yaman was the narrator of this sermon, and He was the only person among the Holy Prophet's companions who knows the extensive knowledge of the Ilm-ul-Fitan. In this article we will describe the literal and lexical meanings of Fitna and the need for and importance of the studying of eschatological discourse of Fitan. Many Muslim Scholars have written the books of Ilm-ul-Fitan and now a days some scholars relate contemporary events concerning the narrations of Fitan which contains many suspicions about Islamic beliefs and the day of judgment. The methodology of this article is analytical which emphasizes why the study of tribulations is important in the current era? So, the study of Ilm-ul-Fitan highlights that many suspicions/misconception exists related to the beliefs and the day of judgment, so the comprehensive/extensive research work should be conducted on all the dimensions of the Ilm-ul-Fitan in order to reject the false interpretations and theories and to eliminate the ambiguity of people.

Key words: the study of tribulations (Ilm-ul-Fitan), Day of Judgment, Fitan, Narrations, Hazrat Huzaifa Bin Al-Yaman رضی اللہ عنہ Eschatology.

تعارفِ موضوع:۔

دین اسلام کے علمی ذخیرہ میں علم الفتن سے مراد ان مباحث (حالات وواقعات) کا مطالعہ ہے جن کا تعلق براہ راست انسانی زندگی سے ہے۔ یہ موضوع اپنی نوعیت کے لحاظ سے اس لئے خاص اہمیت کا حامل ہے کہ حیات نبوی ﷺ میں ہمیں جس ایک نہایت ہی طویل ترین خطبے کا ذکر ملتا ہے وہ علم الفتن سے ہی متعلق ہے اور آپ ﷺ نے نہایت ہی شرح وبسط سے اس موضوع پر طویل گفتگو فرمائی، اس سلسلے میں حضرت حذیفہ بن الیمان وہ واحد صحابی رسول ہیں جو سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نسبت اس علم سے زیادہ مستفید ہوئے اور اسی بناء پر آپ کو صاحب سرِ رسول ﷺ کا خطاب بھی ملا۔ پس یہ نکتہ اس موضوع کی اہمیت کو مزید اجاگر کرتا ہے۔

اہل علم نے اس موضوع پر قلم کشائی کی ہے اور کثیر علمی و تحقیق کام کیا ہے، عصر حاضر میں جب ہر طرف فتنوں کی کثرت ہے تو اس موضوع کی ضرورت واہمیت مزید بڑھ گئی ہے جبکہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس موضوع کو اہم نہیں سمجھتے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح کے حالات وواقعات رونما ہو رہے ہیں اور انسان فتنوں کا شکار ہو

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

رہے ہیں تو ضروری ہے کہ اس موضوع کے متعلق آگاہی حاصل کی جائے جس کے باعث حفاظتِ دین ممکن ہو سکے اور فتنوں سے محفوظ رہا جائے۔ پس مطالعہ مباحث علم الفتن کا ایک بڑا سبب وقوعِ قیامت کے باب میں داخل ہو جانے والے باطل نظریات وافکار لوگوں کے سامنے آشکار کرنا بھی ہے تاکہ نہ صرف قیامت کے بنیادی عقیدہ کا تحفظ ہو بلکہ واقعاتِ قیامت کے متعلق لوگوں کے شکوک وشبہات کا ازالہ ہو جائے اور اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ علم الفتن کی جملہ جہات پر مزید علمی و تحقیقی کام کیا جائے تاکہ باطل تعبیرات و نظریات کی تردید کی جا سکے اور ابہام کو دور کیا جا سکے۔ موجودہ حالات کے تناظر میں کچھ کج فہم لوگ خود کو احادیث میں وارد پیش گوئیوں کا مصداق سمجھنے لگے ہیں اور اس علم سے نابلد لوگوں نے احوالِ قیامت کے متعلق غلط اور بے بنیاد تطبیقات و تعبیرات کا بازار گرم کر دیا ہے جس کے باعث کبھی مہدویت کے دعویدار منظر عام پر آئے تو کبھی قیامت کے دن کی تعیین نے عوام الناس کو تشویش میں مبتلا کئے رکھا۔ پس اس علم کے ذریعہ احوالِ قیامت کے ضمن میں غلط اور صحیح روایات میں تفریق کی جا سکے گی۔ ڈاکٹر محمد بن عبد الرحمن العریفی کی رائے ملاحظہ ہو:

إِنَّ مَعْرِفَتَنَا لِأَشْرَاطِ السَّاعَةِ يُفِيدُنَا فِي التَّعَامُلِ مَعَهَا بِالطَّرِيقَةِ الشَّرْعِيَّةِ حَتَّى لَا يَلْتَبِسَ عَلَيْنَا أَمْرُهَا" [1]

علامات قیامت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ ہم جان لیتے ہیں کہ ان واقعات کا سامنا شرعی طریقے سے کیسے کرنا ہے اور اس طرح معاملے کے خلط ملط ہونے کا امکان نہیں رہتا۔

پس اس رائے سے واضح ہو گیا کہ علم الفتن کی ضرورت اس لئے ہے تاکہ صحیح وغلط مفاہیم میں تمیز ہو سکے بے جا تاویلات اور باطل توضیحات و تعبیرات کا رد کیا جا سکے اور شکوک وشبہات کا خاتمہ ممکن ہو سکے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:۔

جیسا کہ تعارفِ موضوع میں واضح کیا گیا ہے کہ مباحثِ علم الفتن پر کثیر علمی کام موجود ہے، بے شمار کتب وشروحات احادیث اور تحقیق مقالات لکھے گئے ہیں اس سلسلے میں چند بہت معروف کتب ہیں جیسا کہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ ان کتب میں فتن وملاحم سے متعلق باقاعدہ ابواب موجود ہیں جن میں علاماتِ فتن مثلاً خروجِ دجال، امام مہدی وعیسیٰ کی آمد خروجِ یاجوج وماجوج، دابۃ الارض کا خروج، دخان اور قربِ قیامت کے بعض کثیر حالات وواقعات سے متعلق روایات درج کی گئی ہیں ۔ اسی طرح نعیم بن حماد کی کتاب الفتن اور امام ابن کثیر کی النھایۃ فی الفتن والملاحم بھی اہم کتب ہیں جو بنیادی مصادر کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کتب کا بنیادی وصف یہ ہے کہ ان میں فتن، ملاحم اور علاماتِ قیامت سے متعلق روایات وواقعات کو درج کیا گیا ہے۔ جبکہ علامہ ابن حجر عسقلانی کی فتح الباری، اور امام نووی کی المنہاج شرح صحیح مسلم وغیرہ میں ان روایات کی نہایت شرح وبسط کے ساتھ توضیح، تفہیم اور طرقِ روایت پر بحث کی گئی ہے۔ اس طرح عبد الواحد ادریسی کی فقہ السنن اور عبد اللہ بن صالح الآجری کی معالم ومنارات في تنزيل نصوص الفتن والملاحم وأشراط الساعة على الوقائع والحوادث بھی مشہور تصانیف ہیں۔ ان دونوں کتب میں تاریخی واقعات وحوادث سے متعلقہ روایات کو تفصیلاً جمع کیا گیا ہے اور کتاب معالم ومنارات في تنزيل نصوص الفتن والملاحم وأشراط الساعة على الوقائع والحوادث کی اہم خصوصیت یہ ہے اس کتاب میں روایاتِ فتن اور علاماتِ قیامت کو عصری واقعات پر منطبق کرنے کے شرعی اصول وضوابط بیان کئے گئے ہیں یعنی اس کتاب میں محض علاماتِ قیامت کو ہی نہیں بیان کیا گیا، بلکہ ان کی تعبیر میں غلو اور بے جا تاویلات سے بچنے کی رہنمائی کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ اس موضوع پر دیگر اہم کتب میں امام ڈاکٹر عبد الرحمٰن العریفی کی نہایۃ العالم شامل ہے اس کتاب میں آپ نے فتن کی ترتیب پر بہت مفید کام کیا ہے اور 131 واقعات کو زمانوی ترتیب دی ہے اور محمود بن عبد اللہ التویجري کی کتاب إتحاف الجماعة بما جاء في الفتن والملاحم وأشراط الساعة، عمر سلیمان الأشقر کی کتاب القيامة الصغرىٰ عصر حاضر کی بہت معروف کتب ہیں جن میں علم الفتن پر صراحت کے ساتھ بحث کی گئی ہے اس طرح کچھ عربی واردو مقالات بھی تحریر کئے جا چکے ہیں جن میں یوسف بن عبد اللہ الوابل کا عربی زبان میں مقالہ "أشراط الساعة" کے عنوان سے ہے یہ ایم-اے کا مقالہ ہے جو جامعہ أم القریٰ، مکہ مکرمہ سے تکمیل پذیر ہوا۔

اس مقالے میں آپ نے روایاتِ فتن اور علم الفتن پر مدلل اور سیر حاصل بحث کی ہے خاص طور پر آپ نے نہ صرف اپنے مقالے میں روایاتِ فتن کی جدید تعبیرات کو درج کیا ہے بلکہ ان پر ایمان لانے کے فوائد اور انسانی زندگی پر اس کے بہتر ثمرات پر بھی روشنی ڈالی ہے مزید برآں اس مقالے کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے جو مولانا محمد مقیم بن حامد فیضی نے کیا ہے۔

اردو زبان میں اس موضوع پر محمد امجد خان نے جی سی یونیورسٹی فیصل آباد سے پی ایچ ڈی کی سطح پر "ابواب الفتن: عصری تعبیرات و تطبیقات کا جائزہ و مطالعہ" کے عنوان سے مقالہ تحریر کیا ہے۔ جس میں آپ نے نہ صرف علم الفتن اور مطالعہ مباحث علم الفتن کی ضرورت واہمیت کو تفصیلاً بیان کیا ہے بلکہ مختلف روایات وموضوعات کی عصری تعبیرات کو بھی درج کیا ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

اس موضوع پر سینکڑوں کتب اور علمی و تحقیق مضامین موجود ہیں جن کی تفصلات درج کرنا یہاں ممکن نہیں ہے لہٰذا ان میں سے صرف چند اہم و بنیادی کتب اور مقالات کا تعارف دیا گیا ہے۔ پس روایاتِ فتن کا وسیع علمی ذخیرہ کتبِ احادیث میں موجود ہے لیکن اس علم کے مباحث کا مطالعہ کرنے کی اہمیت کو نمایاں طور پر اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

منہج تحقیق:۔

اس موضوع کے لئے تجزیاتی و تنقیدی منہج تحقیق اختیار کیا گیا ہے، جس کے مطابق علم الفتن کے معنیٰ و مفہوم اور پھر انسانی زندگی میں مطالعہ مباحث فتن کی ضرورت و اہمیت کو بیان کیا گیا ہے، نیز اس علم پر تحریر کی گئی اہم کتب کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ عصر حاضر میں اس علم پر جو تحقیقی کام ہوا ہے اس کا تجزیہ بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح سابقہ تحقیقی کام کا تجزیہ کرتے ہوئے اس امر کا تعین کیا گیا ہے کہ اس موضوع پر پہلے سے موجود علمی ذخیرہ کن پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے اور عصر حاضر میں اسکے مطالعہ کی ضرورت و اہمیت کو مزید اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

فتن کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

فتن کا لغوی مفہوم:۔

عربی زبان میں فتن، فتنہ کی جمع ہے۔ فتنہ سے مراد آزمائش اور امتحان کے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی معانی مذکور ہیں۔ لغت کی معروف کتاب لسان العرب میں فتن کے معنیٰ اس طرح بیان کیے گئے ہیں:

الإبْتِلاَءُ وَالإمْتِحَانُ وَالإخْتِبَارُ...ابْنُ الأَعرابي:الفِتْنةالإخْتِبَارُ، والفِتْنة المِحْنة، والفِتْنة الْمَالُ، والفِتْنة الأَوْلادُ، والفِتْنة الكُفْرُ، والفِتْنةُ اختلافُ النَّاسِ بِالْآرَاءِ، والفِتْنةُ الإحرَاق بِالنَّارِ۔[2]

ابتلاء، آزمائش۔ ابن اعرابیؒ کا قول ہے کہ فتنہ آزمائش کو کہتے ہیں، اور فتنہ مال کا بھی ہوتا ہے، فتنہ اولاد کا بھی ہوتا ہے، فتنہ کفر کو بھی کہا جاتا ہے، فتنہ کا لفظ انسانوں کی اختلاف رائے پر بھی بولا جاتا ہے۔ اور فتنہ سے مراد آگ میں جلایا جانا بھی ہے۔

مختار الصحاح میں فتنہ کا لغوی مفہوم اس طرح بیان کیا گیا ہے:

الفِتْنَةُ: وَالإخْتِبَارُ وَالإمْتِحَانُ۔[3]

فتنہ سے مراد آزمائش و امتحان ہے۔

امام راغب اصفہانیؒ کے مطابق:

أَصْلُ الْفِتَنِ إِدْخَالُ الذَّهَبِ فِي النَّارِ لِتَظْهَرَ جَوْدَتُهُ مِنْ رَدَاءَتِهِ، وَيُسْتَعْمَلُ فِي إِدْخَالِ الْإِنْسَانِ النَّارَ، وَيُطْلَقُ عَلَى الْعَذَابِ... فَقَدْ هَهُنَا فِتْنَة اعْتِباراً بِمَا ينالُ الإنْسان مِنَ الاخْتِبار۔[4]

فتن سے مراد سونے کو آگ میں ڈالنا تاکہ اس سے خالص سونا، ردی سونے سے الگ ہو جائے، اور انسان کو آگ میں آزمائے جانے کے مفہوم میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔۔۔ اور فتنہ ابتلاء و عذاب کے معنی بھی دیتا ہے۔۔۔ فتنہ کا لفظ اس معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے کہ انسان کو امتحان و آزمائش میں ڈالنا۔

قاموس الوحید میں فتن کے مختلف معانی یوں بیان کیے گئے ہیں:

الفتنۃ: سونے چاندی وغیرہ کو آگ میں پگھلا کر جانچ، آزمائش، گمراہی.... فتنہ وفساد، ہنگامہ، فریفتگی، پسندیدگی، گرویدگی، دیوانگی، جنگ۔[5]

امام زبیدیؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب تاج العروس میں فتنہ کے لغوی معنی بیان کرتے ہیں کہ:

جِماعُ معْنَى الفِتْنَة الإبْتِلاَءُ وَالإمْتِحَانُ وَالإخْتِبَارُ، وَأَصْلُهَا مَأْخُوذٌ مِنْ الْفِتَنِ ، وَهُوَ إذابَةُ الذَّهَبِ والفِضَّةِ بِالنَّارِ لِتُمَيِّزَ الرَّدِيءَ مِنَ الْجَيِّدِ.[6]

فتنہ کے معنی ابتلاء، امتحان اور آزمائش ہیں۔ اور اس کا اصل فتن ہے بمعنیٰ سونا اور چاندی کو آگ میں پگھلا دینا تاکہ خام چیز عمدہ سے الگ ہو جائے۔

علماء حدیث فتنہ کی لغوی تعریف یہ بیان فرماتے ہیں :

أَلْفِتْنَةُ(الإخْتِبَارُ وَالإمْتِحَانُ.تَقُولُ) :فَتَنَ(الذَّهَبَ يَفْتِنُهُ بِالْكَسْرِ)فِتْنَةً(وَ)مَفْتُونًا(أَيْضًا إِذَا أَدْخَلَهُ النَّارَ لِيَنْظُرَ مَا جَوْدَتُهُ. وَدِينَارٌ (مَفْتُونٌ) أَيْ مُمْتَحَنٌ.[7]

لفظ فتنہ آزمائش و امتحان کے معنی رکھتا ہے۔ اہل عرب فتن الذھب اس وقت کہتے ہیں جب آگ میں سونے کو ڈالا جاتا ہے تاکہ اس میں سے کھوٹ نکل جائے اور اہل عرب "مفتون دینار" کا لفظ اس وقت استعمال کرتے ہیں جب انسانوں کا امتحان دینار (اور دراہم) سے لیا جائے۔

الفائق فی غریب الحدیث میں فتنہ کی لغوی وضاحت یوں کی گئی ہے:

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

فتنہ کی جمع "فتن" ہے۔ یہ لفظ اپنی اصل میں کسی کا امتحان اور آزمائش لینے کے مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اہل عرب کو جب کسی کا امتحان لینا مقصود ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں: "فتنتہ فتنہ فتنا"۔ اس لفظ کا اطلاق ہر مصیبت غرض ہر ناپسندیدہ چیز جیسے رسوائی اور ہر امتحان جیسے عذاب، تکلیف، کفر پر ہوتا ہے۔[8]

حدیث کے مشہور امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ فتنہ کے معنیٰ کے سلسلے میں رقم طراز ہیں:

بِكَسْرِ الْفَاءِجَمْعُ فِتْنَةٍ وَهِيَ الْمِحْنَةُ وَالْفَضِيحَةِ وَالْعَذَابُ وَيُقَالُ أَصْلُ الْفِتْنَةِ الِاخْتِبَارُ،ثُمَّ اسْتُعْمِلَتْ فِيما أَخْرَجَتْهُ الْمِحْنَةُ وَالِاخْتِبَارُ إِلَى الْمَكْرُوهِ، ثُمَّ أُطْلِقَتْ عَلَى كُلِّ مَكْرُوهٍ أَوْآيِلٍ إِلَيْهِ كَالْكُفْرِ وَالْإِثْمِ وَالتَّحْرِيقِ وَالْفَضِيحَةِ وَالْفُجُورِ وَغَيْرِ ذَلِكَ[9]

الفتن فا کے کسرہ کے ساتھ ہے یہ فتنہ کی جمع ہے جس کے معنی مشقت، رسوائی اور عذاب کے ہیں اور معروف معنی میں فتنہ کا لفظ آزمائش پر بولا جاتا ہے۔ پھر یہ لفظ ہر اس چیز کے متعلق بولا جانے لگا جس میں کسی بھی دشوار معاملہ میں انسان کی آزمائش ہو۔ پھر یہ لفظ ہر ناپسند چیز اور اس چیز کی طرف لے جانے والے اسباب پر بولا جانے لگا۔ جیسے کفر، گناہ، رسوائی اور نافرمانی وغیرہ۔

بقول ابن فارسؒ فتنہ کی تعریف :

الفاء والتاء والنون أصل صحيح يدل على الابتلاء والاختبار [10]

فاء، تاء اور نون اصل صحیح ہیں جو کہ ابتلاء اور امتحان پر دلالت کرتے ہیں۔

تو لغت میں فتنہ کا اصلی معنی یہی ہے۔

ابن اثیر رحمۃ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

الْفِتْنَةُ: وَالامْتِحَانُ الاخْتِبَارُ وَقَدْ كَثُر استِعمالها فِيمَا أَخْرَجه الاخْتِبارُ للْمكْرُوه، ثُمَّ كَثُر حَتَّى اسْتُعْمِل بِمَعْنَى الإِثْم، والكُفْر، والقِتال، والإِحْرَاق، والإِزَالة، والصَّرف عَنِ الشَّيْءِ. [11]

الفتنۃ: امتحان اور اختبار (آزمائش) کو کہتے ہیں، اس کا کثرت سے استعمال ناپسندیدہ آزمائش میں نکلنے میں ہوتا ہے، پھر اس کا استعمال گناہ، کفر، اور قتال و لڑائی، جلانے اور زائل اور کسی چیز سے ہٹانے پر ہونے لگا۔

امام الأزهري فرماتے ہیں

الْفِتْنَةُ فِي اللُّغَةِ: اَلِابْتِلاءُ وَالِامْتِحَانُ وَالِاخْتِبَارُ،وَأَصْلُهَا مَأْخُوذٌ مِنْ قَوْلِكَ: فَتَنْتُ الْفِضَّةَ وَالذَّهَبَ إِذَا أَذَبْتَهُمَا بِالنَّارِ لِتُمَيِّزَ الرَّدِيءَ مِنَ الْجَيِّدِ، ومن هذا قَوْلِ اللَّهِ تَعَالى: يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ [12]أي يحرقون بالنار.[13]

آپ مزید فرماتے ہیں:فَتِن الرَجُل تب کہا جاتا ہے جب کوئی شخص فتنہ میں مبتلا ہو جائے یا اچھے حال سے برے حال میں چلا جائے۔[14]

پھر فرماتے ہیں کہ فتنہ کا اصل ابتلاء اور امتحان ہے اور یہ لفظ اس لئے لایا گیا کیونکہ کفار نے ان مومنین کو امتحان میں ڈالا آگ میں پھینکا اور جلایا۔ اور بعض مفسرین کہتے ہیں کہ فتنہ آگ سے جلانے کو کہا جاتا ہے اور حضرت ابن عباس اور مقاتل فرماتے ہیں کہ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ کا معنیٰ ہے ان کو آگ سے جلایا۔ زجاج کہتے ہیں کہ فتنت الشئ کا مطلب ہے میں نے اس چیز کو جلایا۔ اور "الفتن" سیاہ کنکریوں کو کہا جاتا ہے گویا وہ جلی ہوئی ہیں[15]۔ اور اس سے اللہ تعالی کا یہ ارشاد بھی ہے کہ:۔

يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ [16]

جس دن وہ آگ میں جلائے جائیں گے۔

ابو بکر بن الانباری فرماتے ہیں کہ فتن فلاں فلانا کا معنی ہے اُسے سیدھی راہ سے پھیر دیا۔ فتنہ کلام عرب میں حق اور سیدھی راہ سے پھیر دینے کو کہتے ہیں ۔[17]

مرتضیٰ الزبیدی کہتے ہیں :

والفِتْنَةُ، بالكسْرِ :الخِبْرَة،وَمِنْه قوْلُه تَعَالَى: إِنَّا جَعَلْناها فِتْنَةً[18]، أَي خِبْرَةً.[19]

فتنہ کسرہ کے ساتھ خبرۃ (آزمائش) کو کہتے ہیں۔ اس سے اللہ جل شانہ کی قول ہے بے شک ہم نے اس درخت کو فتنہ یعنی ذریعہ آزمائش بنایا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کا قول أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْمَرَّتَيْنِ.[20]

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک یا دو بار آزمائے جاتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ جہاد کی طرف بلا کر آزمائے جاتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا کہ عذاب اور ناپسندیدہ امور کے انزال سے آزمائے جاتے ہیں۔ زبیدی فتنہ کے جو مزید معنیٰ ذکر کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں: الضلال گمراہی الاثم والمعصیۃ گناہ اور نافرمانی أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا [21] آگاہ رہو گناہ میں تو یہ گر گئے۔ فتنہ بمعنیٰ کفر "وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ [22] فتنہ بمعنیٰ الفضیحۃ "رسوائی" وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ [23] "اللہ جس کو رسوا کرنے کا ارادہ کرتا ہے" اور یہ بھی کہا گیا کہ یہاں کفر کے معنیٰ میں ہے۔ ابو اسحاق کہتے ہیں کہ جائز ہے کہ ان دونوں میں سے جس کو چاہے اختیار کرے جس سے آدمی کا معاملہ ظاہر کرے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

ابراہیم الحربی نے قرآنی آیات سے مستنبط کرکے فتن کے دس معنیٰ ذکر کئے ہیں جن میں شرک، گمراہی، نفاق، مصیبت و آزمائش، لوگوں کو عذاب اور سزا دینا، آگ سے جلانا، روکنا اور پچلا دینا (پھسلا دینا)، گمراہ کرنا، عذر و معذرت اور انجاب شامل ہیں۔[24]

انوار البیان میں الفتن کا لغوی مفہوم اس طرح درج ہے:

الفتنۃ: کے لغوی معنی امتحان اور آزمائش کے ہیں۔ اسی لئے نعمت اور مصیبت کو بھی فتنہ کہتے ہیں۔[25]

علمائے لغت کی درج بالا تعریفات سے معلوم ہوتا ہے کہ فتن کے معنیٰ آزمائش، ابتلاء، آگ سے جلانے، گمراہ کرنے، کسی چیز کو پسند کرنے، عذاب دینے، مشقت، کفر، اختلاف آراء، گناہ، نفاق، فساد و ہنگامہ، عذر و معذرت، وقوع جنگ و جدال اور رسوائی کے ہیں۔

الفتن کا اصطلاحی مفہوم:۔

علامہ مبارک پوری نے فتنہ کا اصطلاحی مفہوم ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

فِتْنَةٍ وَهِيَ الِامْتِحَانُ، وَتُسْتَعْمَلُ فِي الْمَكْرِ وَالْبَلَاءِ مَا يَجْرِي عَلَى ظَاهِرِ الْإِنْسَانِ، وَمَا يَكُونُ فِي الْقَلْبِ مِنَ الشِّرْكِ وَالرِّيَاءِ وَالْحَسَدِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ مَذْمُومَاتِ الْخَوَاطِرِ. أَيْ: كُلِّ فِتْنَةٍ تَجُرُّ إِلَى عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ إِلَى عَذَابِ النَّارِ (مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ) . خُصَّ؛ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ الْفِتَنِ حَيْثُ يَجُرُّ إِلَى الْكُفْرِ الْمُفْضِي إِلَى الْعَذَابِ الْمُخَلِّدِ۔[26]

فتنہ کے معنی کسی کا امتحان لینا ہے۔ اس لفظ کا مفہوم آزمائش لینا اور سازش کرنا بھی ہے آزمائش یا امتحان جس کا لیا جاتا ہے اس کے اثرات اس انسان کے ظاہر اور باطن دونوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جب کوئی انسان شرک کرتا، ریاکاری اور حسد کرتا ہے تو اس کے اثرات اس کے دل پر بھی ہوتے ہیں۔ یوں لفظ فتنہ کا ان تمام چیزوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جو انسان کو عذاب قبر یا جہنم تک لے جائے، اس لیے فتنہ دجال کو بھی ایسا فتنہ کہا گیا ہے۔ فتنہ دجال انسان کو اس کفر تک لے جائے گا یہی وجہ ہے اسے سب بڑا فتنہ قرار دیا ہے اور یہ ہمیشہ کے لیے جہنم کا سبب بن جائے گا"۔

شارح حدیث ملا علی قاری فتن کا اصطلاحی مفہوم بیان کرتے ہوئے خروج دجال کو بھی فتنہ سے تعبیر کرتے ہیں اور فتنوں میں عظیم فتنہ شمار کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

اَلْفِتَنْ جَمْعُ فِتْنَةٍ وَهِيَ الِامْتِحَانُ، وَتُسْتَعْمَلُ فِي الْمَكْرِ وَالْبَلَاءِ وَقِيلَ: مَا يَجْرِي عَلَى ظَاهِرِ الْإِنْسَانِ، وَمَا يَكُونُ فِي الْقَلْبِ مِنَ الشِّرْكِ وَالرِّيَاءِ وَالْحَسَدِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ مَذْمُومَاتِ الْخَوَاطِرِ، كُلِّ فِتْنَةٍ تَجُرُّ إِلَى عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ إِلَى عَذَابِ النَّارِ (مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ).خُصَّ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ الْفِتَنِ حَيْثُ يَجُرُّ إِلَى الْكُفْرِ الْمُفْضِي إِلَى الْعَذَابِ الْمُخَلِّدِ[27]

فتنہ کی جمع الفتن ہے اور یہ امتحان ہے۔ یہ سازش و آزمائش کے معنیٰ میں بھی مستعمل ہے.... یہ انسان کے ظاہر پر طاری ہوتے ہیں اور اس کے دل پر شرک، ریا اور حسد کی صورت میں اثر کرتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ یہ خطرناک چیزوں پر بولا جاتا ہے ہر فتنہ قبر یا جہنم کے عذاب تک پہنچا دیتا ہے (جیسے دجال کا فتنہ) پس بے شک دجال کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہے اس لئے کہ یہ کفر تک پہنچا دے گا جو ہمیشہ باقی رہنے والے عذاب کی وجہ ہو سکتا ہے۔

علامہ ابن کثیر مفہوم الفتن کے متعلق یہ تحریر کرتے ہیں کہ:

كِتَابُ الْفِتَنِ وَالْمَلَاحِمِ الْوَاقِعَةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِمَّا أَخْبَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَذِكْرِ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَالْأُمُورِ الْعِظَامِ الَّتِي تَكُونُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔[28]

الفتن آخری زمانے میں پیش آنے والی ان جنگوں کو کہتے ہیں جن کی خبر اللہ کے رسول ﷺ نے دی اور علاماتِ قیامت ان عظیم واقعات کو کہتے ہیں جو قیامت سے پہلے پیش آئیں گے۔

ڈاکٹر عبد الواحد ادریسی الفتن کی اصطلاحی تعریف یہ بیان کرتے ہیں:"

ويتصل بمصطلح الفتنة المصطلحات الأخرى التي تتقارب معها ... الاشراط والملاحم [29]

فتنہ کی اصطلاحی تعریف میں اس کے ساتھ پیش آنے والی اور اشیاء بھی شامل ہیں جیسا کہ علامت قیامت اور خونریز جنگیں۔

الفتن کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا محمد ادریس کاندھلوی رقم طراز ہیں:

ان الفتنة... المراد به هنا الامور التى يمتحن بها دين المرء . . . ومنها فتنة الوقائع ... واشراط الساعة التي ورد ذكر هافي الاحاديث[30] ۔

کتاب الفتن میں فتنہ سے مراد وہ واقعات ہیں جن سے کسی بھی انسان کے دین کی آزمائش کی جاتی ہے... قرب قیامت میں پیش آنے والے پر فتن واقعات بھی ان میں شامل ہیں... اور قیامت کی علامات بھی ان میں شامل ہیں جن کا تذکرہ احادیث میں کثرت سے ہوا ہے۔

کتبِ احادیث میں محدثین نے کتاب الفتن یا ابواب الفتن کے عنوان سے ان احادیث کو بیان کیا ہے جن میں قربِ قیامت کے حالات و واقعات بیان کئے گئے ہیں جیسا

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، اور دجال کا نکلنا وغیرہ وغیرہ۔

جملہ محدثین کرام نے "الفتن /کتاب الفتن /روایاتِ فتن" کے زیر عنوان نہایت شرح وبسط اور تفصیل کے ساتھ اپنے اپنے مخصوص اسلوب بیان کے مطابق احادیث کو نہ صرف جمع کیا بلکہ ان فتنوں سے حفاظت کیلئے نبوی ہدایات اور تعلیمات بھی بیان کر دی ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ان فتنوں سے اپنا بچاو کرتے ہوئے کامیابی و کامرانی حاصل کی جاسکتی ہے۔

مذکورہ بالا جملہ تعریفات و تصریحات سے واضح ہو گیا کہ تمام محدثین کرام، مفسرین عظام اور محققین کے نزدیک الفتن کا اصطلاحی معنیٰ آزمائش، امتحان اور ابتلاء ہے جو اس کائنات اور انسانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اسی طرح ان تعریفات میں جن بڑے واقعات اور حوادث کا تذکرہ کیا گیا ہے ان کو تین متعلقات میں منقسم کیا گیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ امور العظام (شدید حالات وواقعات)

۲۔ اشراط الساعہ (علاماتِ قیامت)

۳۔ ملاحم (خون ریز جنگیں)

ذیل میں اشراط الساعہ اور الملاحم کے مفہوم کی مختصر وضاحت کی جاتی ہے۔

الاشراط کا مفہوم:

شرط کی جمع اشراط ہے اور اس کا معنیٰ علامات ہے۔ "اشراط الشی " سے مراد کسی چیز کا پہلا حصہ لیا جاتا ہے، عرب لوگ شرط السلطان تب کہتے ہیں جب بادشاہ اپنے لشکر کا ایک خاص واہم حصہ دوسروں سے آگے کر دے۔[31]

الْأَشْرَاطُ: الْعَلَامَاتُ، وَاحِدَتُهَا شَرْطٌ بِالتَّحْرِيكِ، وَبِهِ سُمِّيتِ شُرَطُ السُّلْطَانِ، لِأَنَّهُمْ جَعَلُوا لِأَنْفُسِهِمْ عَلَامَاتٍ يُعْرَفُونَ بِهَا، أَشْرَاطُ السَّاعَةِ مِنْ صِغَارِ أُمُورِهَا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ۔[32]

اشراط " شرط کی جمع ہے اور اس کا واحد شرط (تمام الفاظ پر حرکت کے ساتھ) آتا ہے۔ اور اسی سے بادشاہ کے قافلے کے ابتدائی حصے کا نام شرط رکھا گیا۔ اس لیے کہ وہ قافلے کے ابتدائی حصے کو اپنی علامت مقرر کرتے تھے جس سے ان کی شخصیت کی پہچان ہوتی تھی۔۔۔۔ اشراط الساعہ بھی قیامت کی ان ابتدائی اور چھوٹی علامات کو کہا جاتا ہے جو قیامت کے قائم ہونے سے قبل ظاہر ہوں گی۔

مذکورہ بالا تعریف سے یہ واضح ہو گیا کہ ابتدائی علاماتِ قیامت کو اشراط کہا جاتا ہے لیکن بعد ازاں یہ لفظ عمومی طور پر علاماتِ قیامت کی جملہ اقسام پر بولا جانے لگا۔ احادیث میں علامات الساعۃ اور امارات الساعۃ کے عنوانات بھی اس کے مترادف ہیں۔

الملاحم کا مفہوم:

ملاحم ، ملحمہ کی جمع ہے، جس کے تین لغوی معنیٰ بیان کیے جاتے ہیں :

1۔ قتل وجدال کے بڑے بڑے عظیم واقعات

2۔ ایسی جنگ جس میں شدید قتال ہو

3- جنگ کا میدان [33]

ابن الاعربی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

ملحمہ کو ملحمہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ تلواروں سے ایک دوسرے کے گوشت کو کاٹتے ہیں۔[34]

اہلِ عرب کہتے ہیں " الحمت القومَ " سے مراد ایک دوسرے کو اتنا مارنا کہ گوشت گوشت (ٹکڑے ٹکڑے) ہو جائے۔ نبيّ الملحمة" کے مقولے کے دو مطلب ہیں۔ پہلا مطلب ہے وہ نبی جو جنگ لڑنے والا ہو۔ اور دوسرا مطلب ہے نبی الصلاح، وہ نبی جو لوگوں کے قلوب کو جوڑنے والا ہو، یہ "لحم الامر" سے اخذ کیا گیا ہے بمعنیٰ کسی امر کی اصلاح و درستگی کرنا۔

لسان العرب میں الملاحم کی اصطلاحی تعریف ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے:۔

والمَلْحَمَةُ: الحَرْبُ ذاتُ القَتْلِ الشَّدِيدِ، وَالْمَلْحَمَةُ الْوَقْعَةُ الْعَظِيمَةُ فِي الْفِتْنَةِ.[35]

ملاحم اصطلاحاً اس عظیم لڑائی یا قتال کو کہتے ہیں جو حالتِ فتنہ میں ہو۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

سنن ابی داؤد میں بھی اس کی وضاحت ابواب الملاحم کے متعلقہ حاشیہ میں مرقوم ہے:

الملاحم جمع ملحمة وهو موضع القتال ... ملاحم القتال معاركها وهي مواضع القتال ... الملحمة فتنة وانها افردها من الفتن لان الفتنة اعم مفهوما من الملحمة ۔[36]

ملاحم ملحمہ کی جمع ہے جس کا معنیٰ جنگ و قتال کی جگہ... اس کا معنی یہ بھی ہے گھمسان کی جنگ اور عظیم معرکہ... ملحمہ فتن میں شامل ہے بالخصوص اس لیے بھی کہ فتنہ جنگ و قتال کے مفہوم کو عمومی طور پر شامل ہے۔

اصطلاح شرع میں کبری زادہ علم الملاحم کی جامع تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَهِيَ جَمع مُلحِمَةَ، وَهِي الْوَقْعَة الْعَظِيمَة فِي الْفِتْنَة... مَا وَقَعَ مِنهَاوَمَا سَيَقَعَ ۔[37]

یہ ملحمہ کی جمع ہے۔ دور فتن میں پیش آنے والے ہر بڑی جنگ کو ملحمہ کہتے ہیں، کچھ ملاحم گزر چکی ہیں اور کچھ مستقبل میں پیش آنے والی ہیں۔

درج بالا تمام اصطلاحی تعریفات اور اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ ملاحم ابواب الفتن کا براہ راست موضوع ہیں، اور گویا اس سے متعلقہ احادیث کا اطلاق قربِ قیامت میں پیش آنے والے پر فتن حالات و واقعات، علامات قیامت اور ملاحم (خونریز جنگیں) پر ہوتا ہے۔ اس فصل میں لفظ فتن کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ کو عربی اور اردو لغات میں سے تفصیلاً واضح کیا ہے جن سے واضح ہوتا ہے کہ لفظ فتن / فتنہ کے لغوی معنیٰ میں آزمائش، ابتلاء، امتحان، عذاب، فساد و ہنگامہ، سونے چاندی وغیرہ کی آگ میں پگھلا کر جانچ، گمراہی، فتنہ و فساد، فریفتگی، پسندیدگی، گرویدگی، دیوانگی، جنگ اور وقوع جنگ و جدال وغیرہ شامل ہیں جبکہ اصطلاحاً اس سے مراد کسی کا امتحان لینا، علامات قیامت اور خون ریز جنگیں خصوصاً آخری زمانے میں پیش آنے والی ان جنگوں کو کہتے ہیں جن کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی اور قیامت کی علامات اور قیامت سے قبل پیش آنے والے عظیم واقعات اور حوادثات ہیں، جبکہ کتاب الفتن سے مراد وہ واقعات ہیں جن سے کسی بھی انسان کے دین کی آزمائش کی جاتی ہے۔

مطالعہ مباحثِ فتن کی ضرورت واہمیت:۔

رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں جس طویل ترین خطبے کا ذکر ملتا ہے وہ علم الفتن پر مشتمل ہے اور قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں کثیر مقامات پر قرب قیامت ظہور ہونے والے فتنوں کا ذکر موجود ہے جو کہ اس علم کی ضرورت واہمیت کو واضح کرتا ہے چنانچہ اس دور پر فتن میں نہایت ضروری ہے کہ اس اہم ترین موضوع کے مطالعہ کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کیا جائے اور علمی تحقیق کے ذریعہ اس کے رطب و یابس کو الگ کر دیا جائے۔ درحقیقت حدیث کے علمی ذخیرے میں اس بات کی گنجائش موجود ہے کہ علم الفتن کے ان ابواب پر بحث و تحقیق کی جائے جو امت کی نظروں سے ہمیشہ اوجھل رہے ہیں۔ اگرچہ کبار محدثین و محققین نے اس اہم موضوع پر گراں قدر خدمات سرانجام دیں مگر تغیر زمانہ کے ساتھ اس میں مزید بحث و تحقیق کی گنجائش موجود رہی۔ بالخصوص اس مادی دور اور پر فتن حالات میں کئی وجوہات سے یہ علم اس بات کا متقاضی ہے کہ اسلامی علوم کے حاملین اس موضوع کی طرف متوجہ ہوں اور علمی بحث و تحقیق کے ذریعے حدیث کی خدمت کا حق ادا کریں۔ علم الفتن محض معلومات کا ذخیرہ ہی نہیں بلکہ قرآن مجید اور سنت مطہرہ کے مستند علوم کا شعبہ بھی ہے۔ جس کی بصیرت میں انسان اپنی عملی زندگی میں متعدد فوائد و ثمرات حاصل کر سکتا ہے۔ اس علم کی فی زمانہ ضرورت واہمیت کئی وجوہ سے ہے۔ اس حوالے سے درج ذیل سطور میں چند بنیادی نکات پیش کئے جاتے ہیں:

(1) قرآن وحدیث میں دورِ فتن کے حالات وواقعات کا بکثرت تذکرہ:۔

قرآن مجید میں بالعموم اور احادیث مبارکہ میں بالخصوص ماضی، حال اور مستقبل کے حالات و واقعات کو تفصیلاً بیان فرمایا ہے گویا کہ اسلام دنیا کا واحد ایسا مذہب ہے جس نے ہر دور سے متعلق انسانیت کو آگاہ فرمایا ہے۔ جس طرح ماضی کے حالات و واقعات قرآن وحدیث میں مذکور ہیں اسی طرح مستقبل کے حالات، ملاحم اور قیامت کی نشانیاں انتہائی تفصیل کے ساتھ احادیث مبارکہ میں موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو وحی کے ذریعے جو علوم عطاء فرمائے گئے ان میں مستقبل کے بعض علوم بھی شامل ہیں جیسے علم الفتن والملاحم، اور اس کا وافر حصہ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو منتقل فرمایا۔ یہ احادیث آج بھی امت کے پاس محفوظ ہیں، تمام محدثین نے اپنی اپنی کتب میں کتاب الفتن واشراط الساعۃ اور کتاب الملام کے عنوانات سے ان احادیث کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ جس طرح امت مسلمہ پر ماضی کے علوم (علم التاریخ، سیر، اقوام عالم کا پس منظر)، حال کے علوم (فقہ جدید، سائنس، عصری علوم وفنون) کا جاننا ضروری ہے اسی طرح مستقبل کے علم (الفتن والملاحم) سے واقفیت اور شناسائی بھی از حد ضروری ہے۔ مستقبل کے علوم کا ملنا جہاں اس امت کے اعزازات میں سے ایک اہم اعزاز ہے وہیں ان علوم کا حامل ہونا ایک عظیم فریضہ اور بنیادی ذمہ داری ہے۔

(2) احادیث مبارکہ میں پانچ مختلف ادوار کا تذکرہ:۔

احادیث مبارکہ میں دور پر فتن کے متعلق کثرت سے واقعات و حوادثات کا تذکرہ موجود ہے اور اس میں کوئی دورائے نہیں کہ موجودہ دور میں فتنے عروج پر ہیں اور اسی دور کو رسول اللہ ﷺ نے جبر و ظلم، دہشت وسفاکیت کا دور قرار دیا تھا۔ حدیث نبوی ﷺ میں اس دور کا عکس ان الفاظ میں ملتا ہے:

فَعَنْ حُذَيْفَةُ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :-تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، ثُمَّ سَكَتَ۔[38]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ جب تک اللہ کو منظور ہو گا تمہارے درمیان نبوت موجود رہے گی اور پھر اللہ اسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھالے گا۔ پھر منہج نبوت پر خلافت قائم ہو گی۔ وہ اس وقت تک قائم رہے گی جب تک کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ اسے اٹھالوں تو اٹھالے گا۔ پھر کاٹ کھانے والی بادشاہت ہو جائے گی اور وہ اس وقت تک رہے گی جب تک کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے بھی اٹھالے گا۔ اس کے بعد ظلم و جبر کی حکومت ہو گی، وہ بھی اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ اور پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس کو بھی اٹھالے گا۔ پھر نبوت کے منہج پر خلافت قائم ہو گی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔

گویا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس واضح ارشاد سے معلوم ہوا کہ امت مسلمہ پر دور نبوت سے لے کر قیامت تک پانچ مختلف ادوار گزریں گے۔

جبکہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تین ادوار گزر چکے اور اس وقت چوتھے دور کا بھی آخری حصہ چل رہا ہے، جس کے فوراً بعد خلافت علی منہاج النبوۃ کا بابرکت دور شروع ہو جائے گا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ دور حضرت مہدی اور سیدنا عیسیٰ کا دور ہو گا۔ گویا اس وقت ہم چوتھے اور پانچویں دور کے بیچ میں کھڑے ہیں جو قیامت کی نشانیوں کے پورا ہونے کا دور ہے۔ کرہ ارض پر ایک خوف ناک تباہی کے بادل منڈلا رہے ہیں، مادیت اور ترقی کی دوڑ ایک ایسے نازک مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے جہاں سے تہذیب انسانی کا پورا وجود ہی شدید خطرے میں پڑ گیا ہے۔ ظلم و تشدد کا دور دورہ ہے، انسان جبر و استحصال کی زنجیروں میں جکڑ دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر اسرار احمد کی رائے یہ ہے کہ حدیث رسول میں بیان کیا گیا دور یعنی ملکاً جبریۃً کا مصداق عصر حاضر ہے۔ اکیسویں صدی کا موجودہ دور عالم اسلام کے لئے ظلم و جبر کی حکومتوں کا تسلسل ہے۔ اس کے بعد حضور کے فرمان کے مطابق یہ چوتھا دور بھی ختم ہو جائے گا۔ اور پانچویں دور کا آغاز ہو گا۔ وہ دور خلافت علی منہاج النبوۃ کا نظام لئے ہو گا۔ یہ خوشخبری سنانے کے بعد نبی کریم ﷺ کی خاموشی (ثُمَّ سَكَتَ) دنیا کے خاتمہ کی طرف اشارہ ہے۔[39]

عصر حاضر فتنہ و فساد کے عروج کا زمانہ بھی ہے اور نفاق و مادیت کی ترقی کا بھی۔ اگر چہ قیامت کی علامات کی ابتداء بعثت نبوی ﷺ سے ہو چکی ہے لیکن بنیادی علامات کا تعلق اس چوتھے دور سے ہے جس میں کثیر تعداد میں قیامت کی نشانیاں ابھر ابھر کر سامنے آتی جا رہی ہیں۔ چنانچہ "الاھم فالاھم" کے اصول کے تحت فی زمانہ اس علم پر تحقیق و جستجو اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

(3) رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کا طویل ترین خطبہ:۔

علم الفتن کی اہمیت پر سب سے بڑی بین دلیل یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کی حیات طیبہ کے سب سے طویل خطبہ کا موضوع علم الفتن تھا اور دین اسلام میں وہ بات نہایت اہم ہوتی ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے تاکید سے بیان کیا ہو۔ یہ خطبہ نماز فجر کے اختتام سے لے کر غروب آفتاب تک مسلسل جاری رہا۔ حضرت ابو زید انصاری نے اس خطبہ کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ" فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا. ۔[40]

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی اور منبر پاک پر چڑھ کر ہمارے لئے خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پس آپ نے اتر کر نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لے گئے۔ اور ہمیں خطبہ دیتے رہے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ نے اتر کر نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ جاری رکھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ پس آپ نے ہمیں اس خطبہ میں ان واقعات کی خبر دی جو ہو چکے اور جو آئندہ پیش آنے والے ہیں۔ پس ہم میں سے جس کا حافظہ زیادہ قوی تھا وہی ان واقعات کو زیادہ جاننے والا ہے۔

اس حدیث میں آئندہ پیش آنے والے واقعات سے مراد علم الفتن و اشراط الساعۃ ہیں۔ جملہ محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ اس خطبہ کا بنیادی موضوع قربِ قیامت کے احوال ہیں۔ جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ مذکورہ حدیث کو امام مسلم نے کتاب الفتن و اشراط الساعۃ کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے۔

علامہ مفتی تقی عثمانی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علم الفتن کی اہمیت کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

ظاهره ان خطبتها استمرت طول النهار، فيحتمل ان يكون حقيقة ... [41]

صاف ظاہر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا یہ خطبہ مکمل دن جاری رہا۔ اور یہ واقعہ اپنی حقیقت پر محمول ہے۔

مولانا ولی رازی اسی حدیث کے نتیجہ کو مزید واضح کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علاماتِ قیامت کے حوالے سے تفصیلاً ارشادات فرمائے ہیں۔ جس

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں میں آخرت کی فکر پیدا ہو اور وہ اپنی اور اپنے متعلقین کی اصلاح پر توجہ دیں۔ برپا ہونے والے فتنوں سے خبر دار ہوتے ہوئے ان سے سبق سیکھیں۔ آپ ﷺ نے امت کو علامات قیامت سے باخبر کرنے کا جو اہتمام فرمایا ہے اس کا اندازہ ابوزید سے مروی حدیث مبارکہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جو صحیح مسلم میں موجود ہے۔[42]

پس علم الفتن کا سیرت نبوی ﷺ کی طویل ترین نشست کا موضوع ہونا ہی اس بات کی روشن دلیل ہے کہ نبی کریم ہی کے ہاں علامات قیامت، قرب قیامت کے احوال و واقعات اور ان فتنوں سے محفوظ رہنے کی تعلیمات کس قدر اہمیت کی حامل ہیں۔

(4) علم الفتن محدثین کرام اور اکابرین امت کا خصوصی موضوع بحث و تحقیق ہونا:۔

علماء امت نے علم الفتن کی اہمیت کے پیش نظر اس علم کے حصول اور اس کی تحقیق و جستجو پر اصرار کیا ہے۔ ان کا یہ اصرار اس علم کی ضرورت و اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اکابرین نے اپنے اپنے دور میں اس علم میں قابل قدر خدمات انجام دیں اور نسل نو کے ایمان کی حفاظت کے لئے اس علم کے فہم، اور نبوی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتے رہے۔ ان کے ملحوظ خاطر سرور کونین کی علم الفتن پر وہ تلقین تھی جو خود لسانِ نبوت سے بایں الفاظ صادر ہوئی:

إِنَّمَا أُحَدِّثُكُمْ هَذَا لِتَعْقِلُوهُ وَتَفْهَمُوهُ وَتَعُوهُ، وَاعْمَلُوا عَلَيْهِ، وَحَدِّثُوا بِهِ مَنْ خَلْفَكُمْ، وَلْيُحَدِّثَنَّ الْآخِرُ الْآخَرَ، وَإِنَّ فِتْنَتَهُ أَشَدُّ الْفِتَنِ،[43]

میں تمہیں یہ احوال اس لئے بتا رہا ہوں تا کہ تم ان کو سمجھو اور سمجھاؤ، ان کو یاد کرو اور ان پر عمل کرو، اور اپنی آنے والی نسلوں کو بتاؤ، ہر شخص ایک دوسرے سے ان کا تذکرہ کرتا رہے کیوں کہ یہ فتنے نہایت سخت فتنے ہوں گے۔

مذکورہ بالا حدیث کے تاکیدی الفاظ کے مطابق محدثین نے بھی اس علم کی اہمیت کو پرزور انداز میں اجاگر کیا اور نسل نو تک منظم انداز میں پہنچانے کا اہتمام کیا۔ امام ابن ماجہ اپنی کتاب سنن ابن ماجہ کے متن میں الفتن کی روایات کے آخر میں استاذ المحدثین امام عبد الرحمان المحاربی کا قول نقل کرتے ہیں:

يَنْبَغِي أَنْ يُدْفَعَ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَى الْمُؤَدِّبِ حَتَّى يُعَلِّمَهُ الصِّبْيَانَ فِي الْكُتَّابِ۔[44]

مناسب یہ ہے کہ الفتن کی احادیث معلم و مؤدب کے حوالے کی جائیں تا کہ وہ طلباء کو بطور نصاب کے پڑھائے۔

اسی طرح دور حاضر کے عظیم مفکر مولانا سید ابو الحسن علی ندوی اس کے متعلق یوں لکھتے ہیں:

احادیث کا وہ حصہ جو فتن و ملاحم اور قرب قیامت کی تفصیلات و واقعات سے متعلق ہے کسی ایسے عالی ہمت علوم دینیہ کے جوہر شناس اور تاریخ کے ماہر شخص کا اب بھی منتظر ہے جو بحث و جستجو اور تحقیق و مطالعہ سے کام لے کر اس پر غور کرے مخلص اور صحیح العقیدہ ہو، اس لیے کہ یہ موضوع بہت اہم، دقیق اور وسیع ہے اور بہت احتیاط اور کاوش کا محتاج ہے۔[45]

اس تناظر میں مولانا مناظر احسن گیلانی کی رائے بھی تاکید مزید کا فائدہ دے گی۔ چنانچہ ان کے مطابق فتن کے خدوخال اور آثار و لوازم جب مسلمان کے سامنے واضح ہو چکے ہیں تو ان علامات اور فتن کو پہچاننے کی صلاحیت ایک مسلمان میں پیدا ہونی چاہئے۔ قرآن و سنت کے مضامین کے اجمال اور احادیث کے واضح قصص و احوال کے بعد علم الفتن سے آگاہی اور اس کے مشتملات سے واقفیت ہی انسان کو ان فتنوں میں مبتلا ہونے سے بچا سکتی ہے۔ ایک مسلمان کو کم از کم سورۃ کہف کے مضامین اور نتائج سے ضرور واقف ہونا چاہئے جو کہ قرآنی انتباہات کا مجموعہ ہے۔[46]

مذکورہ بالا جملہ آراء و اقوال سے معلوم ہوا کہ علماء امت نے اس خاص علم کی ضرورت کا لحاظ کرتے ہوئے اس کے اکتساب فہم اور حصول کی کس قدر تاکید کی ہے۔

(5) تحقیق علم الفتن کی بدولت باطل نظریات و افکار کا رد کرنا:۔

علم الفتن پر تحقیق کا ایک بڑا سبب وقوع قیامت کے باب میں داخل ہو جانے والے باطل نظریات و افکار کے مقابل مستند تشریحات کو پیش کرنا ہے۔ تا کہ قیامت کے بنیادی عقیدہ کا تحفظ ہو اور واقعات قیامت کے متعلق لوگوں کے شکوک و شبہات کا ازالہ ہو جائے۔ دنیا جیسے جیسے اپنے اختتام کی طرف بڑھ رہی ہے، امت مسلمہ کی مشکلات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ مسلمان احادیث نبویہ میں مذکور غلبہ اسلام کی نوید کے منتظر ہیں مگر انہیں حالات کے تناظر میں کچھ کج فہم لوگ خود کو احادیث میں وارد پیش گوئیوں کا مصداق سمجھنے لگے اور بعض علم و تحقیق سے ناواقف اشخاص نے قیامت اور احوال قیامت کے متعلق غلط اور بے بنیاد تطبیقات کا بازار گرم کر دیا۔ کبھی مہدویت کے دعویدار منظر عام پر آئے تو کبھی قیامت کے دن کی تعیین نے عوام الناس کو تشویش میں مبتلا کئے رکھا۔ احادیث میں وارد ملاحم اور احوالِ قیامت کی غلط تو جیہات اور ناقص تاویلات نے علمی حلقوں کو شدید متاثر کیا یہاں تک کہ عصر حاضر میں علم الفتن والملاحم کے متعلقات رطب و یابس کا مجموعہ بن گئے ہیں۔ اس علم کے ذریعہ احوال قیامت کے ضمن میں غلط اور صحیح روایات میں تفریق کی جا سکے گی۔ محمد بن عبد الرحمن العریفی کی رائے ملاحظہ ہو:

إِنَّ مَعْرِفَتَنَا لِأَشْرَاطِ السَّاعَةِ يُفِيدُنَا فِي التَّعَامُلِ مَعَهَا بِالطَّرِيقَةِ الشَّرْعِيَّةِ حَتَّى لَا يَلْتَبِسَ عَلَيْنَا أَمْرُهَا" ، [47]

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

علامات قیامت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ ہم جان لیتے ہیں کہ ان واقعات کا سامنا شرعی طریقے سے کیسے کرنا ہے اور اس طرح معاملے کے خلط ملط ہونے کا امکان نہیں رہتا۔

اس رائے سے واضح ہو گیا کہ علم الفتن کی ضرورت اس بنیاد پر ہے کہ صحیح و غلط مفاہیم میں تمیز ہو سکے۔ اور شکوک و شبہات کا خاتمہ ہو جائے۔ لہذا یہ امر نہایت ضروری ہے کہ علم الفتن پر تحقیق کے ذریعہ اس شعبہ میں خلط ملط ہو جانے والی بے جا تاویلات اور باطل توضیحات کا رد کیا جائے اور مستند مفاہیم و مطالب پیش کئے جائیں۔

(6) امورِ غیبیہ کا زبان نبوت سے ادا ہونا رسول اللہ ﷺ کا نبی برحق ہونے کی بین دلیل ہے:۔

علم الفتن کا تعلق چونکہ مستقبل میں پیش آنے والے واقعات سے ہے، جبکہ آنے والے حالات و واقعات کا تعلق غیبی امور سے ہے۔ اور انہیں اس بسط کے ساتھ محض گمان کی بنیاد پر بیان کرنا ممکن نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے ان تمام احوال کا بیان آپ کا اعجاز اور نبی برحق ہونے کی بین دلیل ہے۔ لہذا علم الفتن بحیثیت اخبار و معلومات کے رسول کریم ﷺ کی نبوت صادقہ کا بین ثبوت ہیں۔ اسی لئے امام احمد بن حنبل اور امام بیہقی نے بعض اشراط الساعۃ اور احوال قیامت کو دلائل النبوۃ کے عنوان سے بیان کیا ہے۔[48]

پس نبی کریم ﷺ کی نبوت کاملہ پر استدلال میں علم الفتن کا وافر حصہ ہے۔ مزید برآں یہ علم مسلمانوں کے عقیدہ نبوت کو پختہ کرنے کا باعث بھی ہے۔

(7) علم الفتن کا تذکرہ کرنا انذار و عبرت کا سبب ہے:۔

علم الفتن کے عنوان اور نتائج کا ثمرہ یہ ہے کہ ذی شعور انسانوں میں مثبت تبدیلی رونما ہوتی ہے، غلبہ اسلام کی بشارت سے طبیعتوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ اللہ کے بندے اپنے نفوس کو اپنے مالک حقیقی کی اطاعت پر آمادہ کرتے ہیں، احوال قیامت کا تذکرہ غافلین کو بیدار اور توبہ کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ نیز مسلمان اشراط الساعۃ کی پر آزمائش اور کٹھن امتحان میں ثابت قدم رہنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتے ہیں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

"وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَ الْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّبِرِينَ ۔[49]

اور البتہ ہم آزمائیں گے تم کو تھوڑے سے ڈر سے اور بھوک سے اور نقصانوں سے مالوں کے اور جانوں کے اور میووں کے اور خوشخبری دے صبر کرنے والوں کو۔

آزمائش و امتحان اسلامی زندگی کا لازمی جزو ہیں۔ خوش بخت وہی ہے جو مصائب میں صبر کرے اور آزمائش کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے اس کی تیاری کرے۔ اور دوسروں کے احوال سے عبرت حاصل کرے۔ کیوں کہ سبق آموزی نہ صرف عقل مندی ہے بلکہ سعادت مندی بھی ہے۔ جیسا کہ عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے:

وَإِنَّ السَّعِيدَ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ ، [50]

اور بے شک خوش قسمت وہ ہے جو دوسرے سے سبق حاصل کرے۔

عبرت حاصل کرنا بصیرتِ انسانی کا تقاضا ہے۔ ضروری نہیں کہ انسان ماضی کے واقعات سے ہی سبق حاصل کرے۔ مستقبل کے حالات و واقعات پر بھی سبق آموزی ہوتی ہے۔ جس طرح محکمہ موسمیات کی پیشگی اطلاع پر معمولات تبدیل کئے جاتے ہیں، یا بیماری کے خدشہ کی وجہ سے پیشگی احتیاطی تدابیر اختیار کر لی جاتی ہیں۔ احوال قیامت اسی طرح انسانی زندگی میں عبرت اور انذار کا فائدہ دیتے ہیں۔ ثانیا نبی اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے صادر ہونے والی ہر پیش گوئی ایسے ہی ہے جیسے اپنی صحت کے اعتبار سے کوئی گزرا ہوا واقعہ مستند اور محقق ہوتا ہے۔ اس کا ایک واضح ثبوت یہ بھی ہے کہ آپ کی اکثر و بیشتر پیش گوئیاں صحیح ثابت ہو چکی ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے اپنی امت کو قرب قیامت پیش آنے والے خطرات سے نبرد آزما ہونے کے لئے اپنی حالت تبدیل کرنے کا پیغام دیا ہے۔ اعمال صالحہ کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ [51]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نیک اعمال کی طرف تیزی سے بڑھو، ان فتنوں سے قبل، جو سخت تاریک رات کی مانند ہوں گے۔

نواب قطب الدین دہلوی اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

اس تغیر پذیر دنیا کو کسی ایک رخ پر قرار نہیں اور وقتی حالات کا بہاؤ ایک ہی سمت نہیں رہتا، اب ایسے حالات ہیں جو عقیدہ و عمل کا رخ صحیح سمت رکھنے میں معاون بنتے ہیں تو بعد میں ایسے حالات بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو فکر و نظریات اور عقیدہ و عمل کا سفر ٹھیک رخ پر جاری رکھنے میں زبردست رکاوٹ پیدا کر دیں، اور ایسے میں کم ہی انسان ہوتے ہیں جن کے ذہن و فکر اور دل و دماغ ان حالات کی تاثیر سے محفوظ رہ پائیں اور جن کے اعمال صالحہ میں رکاوٹ نہ پیدا ہوتی ہو، پس جس شخص کو جو بھی موقع ملے اس میں اچھے کام اور نیک عمل کرنے میں جلدی کرنی چاہئے اور جس قدر بھی اعمال کئے جا سکتے ہوں کر لئے جائیں کیوں کہ یہ کوئی نہیں جانتا کہ آنے والا وقت کیا فتنہ لے

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

کر آئے اور پھر اعمال صالحہ اختیار کرنے کا موقع بھی مل سکے یا نہیں۔[52]

یہاں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہموار و ناہموار ہر طرح کے حالات میں نیک اعمال کی کوشش کرنی چاہیے۔ قرب قیامت کے کٹھن اور سخت حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ان کے مقابلہ کے لئے تیاری کی جائے، اللہ کی پناہ مانگی جائے اور اس کے بتائے ہوئے رستے پر خطوط حیات استوار کئے جائیں۔ علم الفتن سے شناسائی مسلمانوں کے تقوی کا راستہ ہموار کرنے کے ساتھ ساتھ بدی اور نافرمانی کی راہوں کو مسدود کر دیتی ہے۔ گویا علم الفتن انذار و عبرت کا فائدہ دیتا ہے۔

خلاصہ کلام:

درج بالا تمام نکات علم الفتن کے مطالعہ کی ضرورت واہمیت کو واضح کرنے پر ثبت ہیں اور اس کے مطابق فہم و بصیرت کا حصول یقین و عمل کے لئے مدد و معاون ہے۔ علم الفتن امت مسلمہ کی میراث اور رسول اکرم ﷺ کا اعجاز ہے، اسی عنوان پر رسول اللہ ﷺ کا طویل ترین خطبہ ہے پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ارشادات نبوی ﷺ اور علماء و محدثین کرام کے اصرار کا لحاظ کرتے ہوئے اس علم سے آگاہی حاصل کی جائے تاکہ علم الفتن سے متعلق عامۃ الناس میں پائے جانے والے باطل افکار و نظریات کا رد ہو سکے اور اصل حقائق کو آشکار کیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

نتائج تحقیق:۔

اسلامی علوم میں علم الفتن کو خصوصی اہمیت حاصل ہے اور اکابرینِ امت کا یہ اہم موضوع بحث و تحقیق رہا ہے چونکہ اس علم کا تعلق احوالِ قیامت سے ہے اس لئے اس علم پر کثیر اہلِ علم نے قلم اٹھایا ہے اور اس سے متعلقہ روایات کو درج کیا ہے، بعض علماء نے ان روایات کی تخریج و توضیح کی جبکہ بعض اہلِ علم نے ان روایات کو اپنے اپنے حالات پر منطبق کرتے ہوئے مختلف تعبیرات بیان کیں جس کے نتیجے میں لوگ شکوک و شبہات کا شکار ہو گئے، پس ضرورت اس امر کی ہے کہ علم الفتن کے مباحث پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر کو ملحوظِ خاطر رکھیں کہ کسی بھی روایت کا وہ معنیٰ و مفہوم متعین نہ کریں جس کا وہ حامل نہیں ہے اس طرح موجودہ حالات و واقعات یا شخصیت کو کسی بھی روایت پر منطبق کرنے سے قبل اس کی خوب تحقیق کریں تاکہ واقعاتِ قیامت کے متعلق بے جا تعبیرات و تطبیقات کا رد ہو سکے اور لوگوں کے شکوک و شبہات کا ازالہ ہو جائے۔

سفارشاتِ تحقیق:۔

1:۔ مستند و صحیح روایاتِ فتن پر کامل ایمان لایا جائے جبکہ موضوع احادیث کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کو رد کر دیا جائے۔

2:۔ روایاتِ فتن کی تعبیرات اور تطبیقات میں امتیاز قائم کیا جائے اور کسی موجودہ واقعہ یا شخصیت کو کسی پیش گوئی کا قطعی مصداق قرار دینے سے قبل روایت کے سیاق و سباق اور معتبر علمائے کرام کی تحقیق و تجزیہ کو معیار بنایا جائے اور دلیل قطعی موجود نہ ہونے کی صورت میں متعلقہ تعبیر کو بھی قطعی قرار نہ دیا جائے۔

3:۔ روایاتِ فتن کا باہمی تقابل اور تجزیہ کیا جائے بالخصوص کتبِ ستہ کی روایات کا باہم مقارنہ کیا جائے۔

4:۔ مطالعہ مباحث فتن کی ضرورت و اہمیت اجاگر کرنے کے لئے خصوصی سیمینارز کا اہتمام کیا جائے تاکہ عامۃ الناس کی توجہ اس علم کی طرف مبذول ہو جس سے عقائد کی پختگی ہو۔

5:۔ مطالعہ مباحثِ فتن کو فروغ دے کر ذی شعور انسانوں میں مثبت تبدیلی پیدا کی جا سکتی ہے جس سے اللہ رب العزت کی اطاعت کا جذبہ پیدا کیا جا سکتا ہے اور خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو بیدار کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

[1] العریفی، محمد بن عبد الرحمن، ڈاکٹر، **نہایۃ العالم** (ریاض: دار الند مریہ، ۲۰۱۰ء)، ۵

[2] ابن منظور، محمد بن مکرم، الافریقی، **لسان العرب** (بیروت: دار صادر، ۱۹۵۶ء)، ۱۳: ۳۱۸

[3] الرازی، محمد بن ابی بکر، امام، **مختار الصحاح** (لبنان: مکتبۃ لبنان، ۱۹۸۶ء)، ۲۰۵

[4] الاصفہانی، راغب، امام، **مفردات القرآن** (قاہرہ: مکتبۃ الیمینیہ، ۱۳۲۴ھ)، ۵: ۳۸۷

[5] کیرانوی، وحید الزمان، قاسمی، مولانا، **القاموس الوحید** (لاہور: ادارہ اسلامیات، جون ۲۰۰۱ء)، ۱۲۰۳

[6] الزبیدی، سید محمد مرتضی الحسنی، **تاج العروس من جواہر القاموس** (کویت: التراث العربی، ۲۰۰۰ء)، ۴۹۲

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

[7] الجزری ،ابو السعادات المبارک بن محمد ، **النھایہ في غریب الحدیث الاثر** (بیروت: المکتبۃ العلمیہ ۱۹۷۹ء) ،۳: ۷۷۷

[8] الز مخشری، محمود بن عمرو ، **الفائق في غریب الحدیث** (بیروت: دار المعرفہ ، سن اشاعت ندارد) ، 3 :87

[9] العسقلانی ، حافظ احمد بن علی بن حجر ، **فتح الباری بشرح صحیح البخاری** (بیروت :دار المعرفہ)، ۱۰:۳۰۳

[10] ابن فارس، احمد بن فارس بن زکریا القزوینی الرازی ابو الحسین ،**مقاییس اللغۃ**(مصر: عالم الکتب قاہرہ ، 1990ء)،4 : 472

[11] ابن اثیر ،مجدالدین مبارک بن محمد عبدالکریم الجزری، **النھایۃ فی غریب الحدیث**(بیروت: المکتبۃ العلمیۃ ، 1399ھ)، حرف الفاء ، فتن ، 3: 410

[12] الذاریات: ۱۳

[13] الازہری، محمد بن احمد ، ابو منصور **تہذیب اللغۃ**(بیروت : داراحیاء التراث العربی،2001ء) ، 4: 211

[14] الازہری، **تہذیب اللغۃ**(بیروت:داراحیاء التراث العربی،2001ء) ، 4: 211

[15] رازی، فخر الدین، ابو عبید اللہ محمد بن الحسن ، **مفاتح الغیب** (بیروت :دار احیاء التراث العربی ، ۱۴۲۰ ھ)، ج ۳۱، ص ۱۱۳

[16] الذاریات : ۱۳

[17] ابن الانباری، محمد بن قاسم، **الزاھر فی معانی کلمات الناس**، محقق : حاتم ، صلاح ضامن(بیروت: ناشر مؤسسۃ الرسالی، 1992ء)، ج ۱، ص ۴۷۲

[18] سورۃ الصافات : ۶۳

[19] الزبیدی، سید محمد مرتضی الحسنی ، **تاج العروس من جواہر القاموس** (کویت: التراث العربی، ۲۰۰۰ء)، ۴۹۲

[20] سورۃ التوبۃ : 126

[21] التوبۃ :49

[22] البقرہ :191

[23] المائدہ: 41

[24] الحربی ،ابراہیم بن اسحاق ،ابو اسحاق ، **غریب الحدیث**، تحقیق ڈاکٹر سلیمان ابراھیم محمد العاید (مکہ مکرمہ: جامعہ ام القری طبعہ اولی ۱۴۰۵ ھ) ، ج ۳، ص ۹۳۱۸۲۹۳

[25] علی محمد ، **انوار البیان فی حل لغات القرآن**(لاہور:مکتبہ سید احمد شہید ، ۲۰۰۵)، ۱۰:۱۴۸

[26] مبارک پوری، عبید اللہ بن محمد عبد السلام ، **مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح** (ھند: الجامعہ السلفیہ ۱۹۸۴) ، رقم : ۱:۲۲۵،۱۳۰،

[27] قاری علی بن محمد ، ابوالحسن، ملا، **مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح**(بیروت: دار الفکر۲۰۰۲)، ۹: ۱۰۰۰

[28] ابن کثیر ، اسماعیل بن عمر ، امام ، **النھایۃ في الفتن والملاحم** (القاہرہ: دار الحدیث) ،۲۰۳۰

[29] الادریسی ، ڈاکٹر عبد الواحد ، **فقہ المتن** (ریاض: دار المنہاج للنشر والتوزیع، ۲۰۰۲ء)، ۲۹

[30] کاندھلوی محمد ادریس ، مولانا، **التعلیق الصبیح علی مشکوۃ المصابیح** (دمشق : مطبعۃ الاعتدال س ـ ن) ،۱: ۶ ۱۳۴

[31] الا فریقی ،محمد بن مکرم بن منظور ، **لسان العرب** (بیروت: دار صادر 1409ھ)، 7: 329

[32] ابن الاثیر، ابوالحسن علی بن محمد، امام، **النہایہ فی غریب الحدیث والاثر** (بیروت: مکتبۃ العلمیہ ، ۱۹۷۹ء)، ۴۶۰: ۲

[33] **التاج العروس من جواہر القاموس** ، 33: 404

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

[34] **التاج العروس من جواہر القاموس** ، 33: 404

[35] الافریقی،**لسان العرب**، 12: 535

[36] محمود الحسن، مولانا، **حاشیہ سنن ابی داود، کتاب الفتن**(ملتان: مکتبہ امدادیہ)، 2 :231

[37] کبریٰ زادہ، احمد بن مصطفیٰ، **مفتاح السعادۃ و مصباح السیادۃ**(بیروت: دار الکتب العلمیہ،1985ء)، 364:1

[38] ابن حنبل، **المسند** (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ ، ۲۰۰۱ ء)، رقم الحدیث: ۱۸۰۶

[39] اسرار احمد، ڈاکٹر ، **بیان القرآن**(پشاور: انجمن خدام القرآن، ۲۰۱۴ء)، ۵:۲۲۹

[40] المسلم، **الجامع الصحیح** ، رقم الحدیث: ۷۲۸۵

[41] عثمانی ،محمد تقی مفتی، **تکملہ فتح الملہم بشرح صحیح مسلم** (بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۲۰۰۶ ء)،۶:۲۲۴

[42] رازی ،محمد ولی ، **قیامت سے پہلے کیا ہو گا مجموعہ افادات** (ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ۱۴۲۵ء)،۸۴

[43] المروزی، نعیم ابن حماد، حافظ ، **الفتن** (بیروت: دار المعرفہ، ۲۰۰۵ ء)، ۲۹۹

[44] ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ** (الریاض: دار السلام للنشر والتوزیع ،1999ء) ، رقم الحدیث ۴۰۷۷

[45] ندوی ،علی، ابوالحسن، سید، **معرکہ ایمان و مادیت**(لاہور: مجلس نشریات اسلام، ۱۹۷۲ء)، ۱۲۹

[46] گیلانی، مناظر احسن ، سید، **دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال**(ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ، ۱۴۲۵ھ)، ۲۸

[47] العریفی ،محمد بن عبدالرحمن ، ڈاکٹر ، **نہایۃ العالم**(ریاض: دار الند مریہ، ۲۰۱۰ء)، ۵

[48] الخطیب ،محمد بن عبد اللہ ، ولی الدین، امام ، **مشکوۃ المصابیح**، باب اشراط الساعۃ(کراچی: قدیمی کتب خانہ)، ۲:۴۷۱

[49] البقرہ : ۱۵۵

[50] المسلم، **الجامع الصحیح** ، رقم الحدیث: ۲۶۴۵

[51] المسلم، **الجامع الصحیح**، رقم الحدیث : 128 ،1: 76

[52] دہلوی ،محمد قطب الدین خان، نواب ، علامہ، **مظاہر حق جدید** ،۴۰